بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

اجتہاد اور عصری تقاضوں کے حوالہ سے وقتاً فوقتاً تحریرات شائع ہوتی رہتی ہیں اور متجددین یہ بات اکثر دہراتے رہتے ہیں کہ عصری تقاضوں کے مطابق اجتہاد نہیں ہورہا، اور بعض تو مدت دراز سے اجتہاد کے بند دروازے کا رونا روتے نظر آتے ہیں......ان کا مسئلہ دراصل یہ ہے کہ وہ اجتہاد کا سہارا لے کر امت کو روایت سے کاٹنا چاہتے ہیں، اور سنتوں کو پامال کرنا چاہتے ہیں۔ جب بھی آپ ان کے سامنے کوئی ایسی دلیل رکھیں گے جو سنت سے ثابت ہوتو وہ فوراً ذخیرہ حدیث کو ناقابل بھروسہ واعتبار قرار دیں گے اور حالات کے تقاضوں کے مطابق نقل (روایت) کی بجائے عقل سے کام لینے (اجتہادِ مطلق) کی بات کریں گے جو نصوص صریحہ کے بھی خلاف ہو ......

الحمدللہ دینی مدارس میں قائم دارالافتاء اور اہل علم اجتہادی مسائل کا حل ہر دور میں پیش کرتے رہے ہیں اور سرکاری سطح پر بھی اس کی ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے کہ دینی حوالہ سے رہنمائی کا کوئی قابل قدر ادارہ موجود ہو......اور ہر دور میں کوئی نہ کوئی ادارہ بھی وجود میں آتا رہا ہے ،یہ الگ بات ہے کہ اسے کام کرنے دیا گیا ہو یا اس کے کام میں روڑے اٹکائے گئے ہوں۔

قیام پاکستان کے ساتھ ہی یہ سوال قائدینِ تحریکِ آزادی کے ذہنوں میں گردش کررہا تھا کہ مملکت کی اساس چونکہ اسلام پر ہے تو کوئی ایسا ادارہ ہونا چاہئے جو اجتہادی صلاحیتوں کا حامل ہو اور بوقت ضرورت ریاست کی شرعی امور میں رہنمائی کرسکے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں علامہ محمد اسد کی سربراہی اور راہنمائی میں ایک ادارہ (ادارہ احیائے ملت اسلامیہ) کی داغ بیل ڈالی گئی، ازاں بعد بورڈ آف تعلیمات اسلامیہ کے نام سے ایک نظریاتی ادارہ وجود میں لایا گیا اور علامہ سید سلیمان ندوی اس کے سربراہ مقرر ہوئے۔اس ادارہ نے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے وہ تاریخی ۲۲ نکات مرتب کروائے جو جدید دور کی ایک اسلامی ریاست کی بنیاد ہونے چاہئیں۔ان ۲۲ نکات پر جن ۳۱ علماء کے دستخط ہیں ان میں علامہ عبدالحامد بدایونی، پیر صاحب مانکی شریف، اور مفتی محمد صاحبداد صاحب بھی

شامل ہیں ...... یہ نکات 1951 میں مرتب ہوئے ، علامہ عبدالستار خان نیازی ان کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے ...... پھر ۱۹۵۴ء میں مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی قائم ہوا مولانا عبدالعزیز میمنی اس ادارہ کے ڈائیریکٹر مقرر ہوئے۔

۱۹۶۲ ء کے آئین کے تحت اسلامی نظرئے کی ایک مشاورتی کونسل کی تشکیل عمل میں آئی جسٹس ابوصالح محمد اکرم اس کونسل کے پہلے چیر مین مقرر ہوئے۔ دیگر چھ اراکین میں مولانا عبدالحامد بدایونی بھی شامل تھے۔کونسل نے ملک کی ہر یونیورسٹی میں شعبہ اسلامیات کے قیام ،طلبہ کو اسلامیات کی لازمی تعلیم ، اور ایک مستقل وزارت مذہبی امور کے قیام کی سفارش کی جسے حکومت نے منظور کرلیا۔اور اس پر عمل درآمد بھی ہوا۔

۱۹۷۳کے آئین کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل نو ہوئی اور اس کا نام اسلامی نظریئے کی مشاورتی کونسل کی بجائے ......اسلامی نظریاتی کونسل قرار پایا......جسٹس حمود الرحمٰن اس کے پہلے چیر مین مقرر ہوئے ۱۸، ارکان پر مشتمل اس کونسل میں مولانا محمد بخش مسلم بی اے ،مولانا ارشاد الحق تھانوی،مولانا محمد حنیف ندوی ،مولانا محمد ضیاء القاسمی ،مولانا احتشام الحق تھانوی ، اور مولانا نجم الحسن کراروی ، دینی طبقے کے نمائندے تھے۔

ہر تین سال کے لئے کونسل کی تشکیل نو ہوتی رہی اور علماء کرام میں سے ماہر اور تجربہ کار علماء کا کونسل میں بطور ممبر تقرر ہوتا رہا......

۱۹۷۳ سے تا حال کونسل ایک ایسے ادارے کے طور پر کام کررہی ہے جس کا کام اجتہادی نوعیت کے (دینی) مسائل پر حکومت کو معاونت ومشاورت فراہم کرنا ہے۔

متذکرہ بالا مختصر جائزے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وطن عزیز میں دینی رہنمائی کے حوالہ سے ہر حکومت نے ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کی ہے جو بوقت ضرورت مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو مشاورت فراہم کر سکے۔تاہم جس قدر جس حکومت کی ترجیحات اسلامی رہی ہیں ، اسی قدر کونسل کو کام کرنے کا موقع ملا ہے۔اور بسا اوقات کونسل کو ایک عضو معطل بنانے کی بھی دانستہ کوشش رہی ہے۔

جناب ڈاکٹر اکرام الحق صاحب سیکرٹری کونسل نے کونسل سے پہلے قائم ہونے والے نظریاتی اداروں کے حوالہ سے ایک مصور ومحقق دستاویز تیار کی ہے۔(اسلامی نظریاتی کونسل ۔ادارہ

جاتی پس منظر اور کارکردگی) جس سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اجتہادی مسائل، قوانین کی اسلامی تشکیل، اور ملک کو درپیش متعدد، معاشی و معاشرتی امور پر کونسل نے ضخیم جلدوں پر مشتمل تحقیقی مواد تیار کر کے دے دیا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے چند اہم امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پاکستان کوڈ جلد اول کے ۵۱ قوانین کا جائزہ اور اس میں ترامیم

پاکستان کوڈ جلد دوم کے ۳۴ قوانین کا جائزہ اور اس میں ترامیم

پاکستان کوڈ جلد سوم کے ۴۳ قوانین کا جائزہ اور اس میں ترامیم

پاکستان کوڈ جلد چہارم کے ۱۸ قوانین کا جائزہ اور اس میں ترامیم

پاکستان کوڈ جلد پنجم کے ۱۱ قوانین کا جائزہ اور اس میں ترامیم

پاکستان کوڈ جلد ششم کے ۲۴ قوانین کا جائزہ اور اس میں ترامیم

پاکستان کوڈ جلد ہفتم کے ۲۴ قوانین کا جائزہ اور اس میں ترامیم

پاکستان کوڈ جلد ہشتم کے قوانین مجریہ ۱۹۲۴ ال ۱۹۳۳ کا جائزہ اور اس میں ترامیم

ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ کے قوانین کا جائزہ اور اس میں ترامیم

مسلم عائلی قوانین پر ایک مستقل اور مبسوط رپورٹ

بیمہ قوانین کا جائزہ اور اس میں مجوزہ ترامیم

اسلامی نظام مالیات وقوانین مالی پر ایک مستقل رپورٹ

اسلامی نظام محاصل وقوانین محاصل پر ایک جامع رپورٹ

علاوہ ازیں متعدد امور ومعاملات پر مستقل بالذات جائزہ رپورٹیں اور سفارشات۔

اس کام کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے درکار ہوم ورک مکمل طور پر تیار ہے جب بھی کوئی اللہ کا نیک بندہ مسند اقتدار پر متمکن ہوگا اور مصطفوی نظام کے نفاذ کی جانب متوجہ ہوگا تو اسے عملی نفاذ کے لئے درکار ایک مکمل فائل اسلامی نظریاتی کونسل سے دستیاب ہوگا۔

کونسل کے تحقیقی کام نے جس میں ہر مکتب فکر کے علماء موجود ہیں اور رہے ہیں، یہ بات بھی ثابت کردی ہے کہ مسلکی وگروہی اختلافات کے باوجود علمی ،فکری اور اجتماعی اجتہاد کی کوششیں ہر دور میں وطن عزیز میں جاری رہیں اور بہت بڑا کام اس ضمن میں ہوگیا اور عصری ضرورتوں کے مطابق آج بھی مسائل کا حل اس اجتہادی ادارہ سے پیش کیا جارہا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اس قسم

کے ادارے سرکاری سرپرستی کے علاوہ نجی طور پر بھی قائم ہوں جہاں مسلکی اختلافات سے بالاتر ہوکر علمی فکری اور اجتہادی کام کے مواقع میسر ہوں۔اور ان میں ایسے علماء کرام کی خدمات حاصل کی جائیں جنہیں فقہی حوالے سے کامل دسترس حاصل ہو۔ہم نہیں کہتے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے سبھی اراکین مجتہد کے درجہ پر فائز ہیں تاہم جو کام وہ کرتے چلے آئے ہیں وہ اجتماعی اجتہادی نوعیت کا ہی ہے۔اور ان میں مجتہدانہ صلاحیتوں کے مالک علماء ومشائخ بھی شامل رہے ہیں۔مثلاً علامہ احمد سعید کاظمی، علامہ پیر خواجہ قمرالدین سیالوی، علامہ عطا محمد بندیالوی، مولانا محمد بخش مسلم، علامہ ابوالحسنات قادری، علامہ محمود احمد رضوی، مفتی محمد حسین نعیمی، علامہ سید ذاکر حسین شاہ سیالوی، مفتی غلام رسول فیصل آبادی، مفتی محمد صالح نعیمی، مفتی سید شجاعت علی قادری، وغیرہم......

کونسل گزشتہ چند ماہ سے بغیر چیرمین کے ہے، اور بغیر چیرمین کوئی اجلاس بلایا نہیں جاسکتا نہ کوئی کام کیا جاسکتا ہے۔ارباب اختیار سے گزارش ہے کہ وہ اس کے لئے ایک جید عالم دین کو جلد از جلد چیرمین مقرر کریں تاکہ یہ آئینی ادارہ جو معطل ہوکر رہ گیا ہے فعال ہو سکے۔

نیا ایڈیشن۔

امام وخطیب کی شرعی ومعاشرتی حیثیت

تالیف: ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ملنے کے پتے: مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی اور......مکتبہ ضیاء القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور......مکتبہ زاہدیہ فیصل آباد

مجلّہ فقہ اسلامی کی سترھویں (۱۷) جلد تیار ہے۔

خواہشمند حضرات رابطہ فرمائیں......

قیمت ۶۰۰ روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

☆الا بذکر اللہ تطمئن القلوب وتحط الذنوب وبہ یرضی علام الغیوب وبہ تفرج الکروب.☆